۳۔ وہ وہاں سے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ نکلا۔ ۴۔ پھوڑا پک گیا تو پھوٹ نکلا۔

یہ امدادی فعل شاید ابھی تین چار مصدروں کے ساتھ آتا ہے۔ (بحوالہ: مولوی عبدالحق، اردو صَرف ونحو، ص ۷۳)

(۱۵) کرنا ۱۔ بچّہ دیر تک رویا کیا۔ ۲۔ ذرا صُبح سویرے اٹھ جایا کرو۔

۳۔ دل لگا کر پڑھا کرو۔ ۴۔ اچھے لوگوں کی صحبت میں رہا کرو۔

ابنِ مریم ہُوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

(۱۶) لگنا ۱۔ وہ اپنی داستانِ غم سنانے لگا۔ ۲۔ پہلے تو وہ چپ رہا پھر اچانک بولنے لگا۔

۳۔ بلّی نے اِدھر اُدھر دیکھا پھر چپکے سے دودھ پینے لگی۔ ۴۔ زلزلے سے شہر کے در و دیوار لرزنے لگے۔

گراں خواب چینی سنبھلنے لگے
ہمالہ کے چشمے ابلنے لگے

(۱۷) چاہنا ۱۔ کھانا آیا چاہتا ہے۔ ۲۔ دیکھیے، کیا ہوا چاہتا ہے۔

۳۔ اس غلطی سے بچنا چاہیے۔ ۴۔ میں سونا چاہتا ہوں۔

کوئی دم کا مہماں ہوں اے اہلِ محفل
چراغِ سحر ہوں بجھا چاہتا ہوں

(۱۸) رکھنا ۱۔ اس نے مجھے صُبح سے بٹھائے رکھا۔ ۲۔ میں نے اسے سمجھا رکھا ہے۔

۳۔ سن رکھو، میں تمھارے جھکسے میں آنے والا نہیں۔ ۴۔ میں نے یہ کام اگلے سال کے لیے اٹھا رکھا ہے۔

قاصد کے آتے آتے خط اک اور لکھ رکھوں
میں جانتا ہوں جو وہ لکھیں گے جواب میں

مطابقت

مطابقت کے لغوی معنی ہیں مطابق ہونا، موافق ہونا یا برابر ہونا لیکن قواعد کی رُو سے فعل کی اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھ، صِفَت کی اپنے موصوف کے ساتھ اور علامتِ اضافت (کا، کے، کی وغیرہ) کی اپنے مضاف کے ساتھ نسبت کے بدلنے کو مطابقت کہتے ہیں۔ گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ فعل اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھ، صفت اپنے موصوف کے ساتھ اور علامتِ اضافت اپنے مضاف کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔ مثلاً ان جملوں پر غور کیجیے:

ماں چلی گئی، بیٹا چلا گیا۔ ماں اور بیٹا دونوں چلے گئے۔

علم انسان کا درجہ بڑھا دیتا ہے۔ علم اور نیک چلن، انسان کا درجہ بڑھا دیتے ہیں۔

لڑکی نے پانی پیا۔ لڑکی نے کہانی پڑھی۔

مطابقت کے چند اہم اصول

- فاعل مذکر ہو تو فعل بھی مذکر آئے گا۔ جیسے: استاد سبق پڑھاتا ہے۔
- فاعل مؤنّث ہو تو فعل بھی مؤنّث آئے گا۔ جیسے: استانی سبق پڑھاتی ہے۔
- فاعل واحد ہو تو فعل بھی واحد آئے گا۔ جیسے: بلّی پاؤں چاٹتی ہے۔
- فاعل جمع ہو تو فعل بھی جمع آئے گا۔ جیسے: لڑکے کتاب پڑھتے ہیں۔
- اسمِ صِفَت سے متعلق ہم جنس فاعل ایک سے زیادہ ہوں تو فعل واحد اور جنس کے مطابق آئے گا۔ جیسے: برائی اور بد چلنی ہمیشہ نقصان دیتی ہے۔ خاموش رہنے سے رعب اور وقار بڑھتا ہے۔
- اسمِ صِفَت سے متعلق فاعل ایک سے زیادہ ہوں تو فعل جمع اور جنس کے مطابق آئے گا۔ جیسے: جھوٹ اور سچ ایک ساتھ نہیں چلتے۔
- مختلف جنس کے فاعل دو سے زیادہ ہوں تو فعل آخری فاعل کے مطابق آئے گا۔ جیسے: ہمیں دیکھنے کو آنکھیں، سننے کو کان اور بولنے کو زبان ملی ہے۔
- دو یا دو سے زیادہ ضمیریں بطور فاعل آئیں تو فعل جمع آئے گا۔ جیسے: میں اور وہ ایک ہی کتاب پڑھتے ہیں۔
- دو اسم حرفِ عطف کے بغیر بطور فاعل آئیں تو فعل جمع آئے گا۔ جیسے: ماں باپ ہمیشہ بچّوں پر شفقت کرتے ہیں۔
- ایک ہی کلمے سے متعلق دو اسم حرفِ عطف کے بغیر بطور فاعل آئیں تو فعل واحد آئے گا۔ جیسے: میں نے کتاب کا حرف حرف پڑھا ہے۔ قلم دوات کہاں رکھی ہے؟
- دو یا دو سے زیادہ اسم بطور فاعل آئیں اور ان کے آخر میں 'سب' کا لفظ آئے تو فعل آخری اسم کے مطابق آئے گا۔ جیسے: عبداللہ کا گھر، دکان، زمین، زیورات سب بک گئے۔
- دو یا دو سے زیادہ اسم بطور فاعل آئیں اور ان کے آخر میں 'کوئی یا کچھ' کا لفظ آئے تو فعل واحد مذکّر آئے گا۔ جیسے: ظفر، شفقت، کوثر، طاہر کوئی محفل میں نہیں پہنچا۔ مال، دولت، زمین، جائیداد کچھ نہ بچا۔
- اخباروں، کتابوں اور رسالوں کے نام جمع ہونے کے باوجود فعل واحد ہی آئے گا۔ جیسے: میں نے "حکایاتِ سعدیؒ" پڑھی۔ ریاض مجید کی "کلیاتِ نعت" چھپ گئی ہے۔
- تعظیمی فاعل ہو تو فعل جمع آئے گا۔ جیسے: مولانا تشریف لائے ہیں۔ والد صاحب لاہور گئے ہیں۔
- جملے میں علامتِ فاعل 'نے' آئے تو فعل مفعول کے مطابق واحد، جمع، مذکّر یا مؤنّث آئے گا۔ جیسے: اسلم نے کتاب پڑھی۔ سلمٰی نے سبق پڑھا۔ میں نے پھل اور پھول دیکھے۔
- جملے میں علامتِ مفعول 'کو' آئے تو فعل فاعل کے مطابق واحد، جمع، مذکّر یا مؤنّث آئے گا۔ جیسے: زاہد نے اپنی بیٹی کو پڑھایا۔ سلمٰی نے اپنے بھائی کو چاکلیٹ دی۔ چور نے پولیس کو دیکھا۔
- جملے میں علامتِ مفعول 'کو' آئے تو صِفَت واحد مذکّر آئے گی۔ جیسے: میں نے اپنی بیٹی کو سچا پایا۔